ٹیڑھی کھیر

اقبال کاظمی

فون کی گھنٹی بجی تو کیتھرائن نے ریسیور اٹھالیا۔ دوسری طرف پرنس ولیم تھا۔ اس نے مئودبانہ لہجے میں کہا۔ "کیتھرائن۔ باہر ایک ٹیکسی کھڑی ہے۔ میرے پرس میں اتنی رقم نہیں ہے کہ میں کرایہ ادا کرسکوں۔ مہربانی کرکے ڈرائیور کو کرایہ ادا کردو۔"
کیتھرائن ہکا بکا رہ گئی۔ پرنس ولیم اتنا کنگال ہو سکتا ہے؟ کیا وہ کسی جوئے میں اپنی رقم ہار کر آگیا ہے؟"

ایک پرنس کی شاہ خرچیوں کی خوبصورت کہانی

اس روز موسم بہت خوشگوار تھا۔ ہوٹل اسٹار کے لاؤنج میں ہوٹل کا سراغرساں مورگن کافی کی ہلکی ہلکی چسکیاں لے رہا تھا۔ اور نگاہیں گھما کر ہوٹل میں آنے جانے والوں کو دیکھ رہا تھا۔
ہوٹل اسٹار کا شمار شہر کے مہنگے ترین ہوٹلوں میں ہوتا تھا۔ جہاں بڑے تاجر اور صنعت کار قیام کرتے تھے۔ ہوٹل اپنی سروس اور طعام و قیام کی وجہ سے مشہور تھا۔ وہاں دلچسپ اور رنگا رنگ پروگرام ہوتے تھے۔
مورگن اس نوجوان کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نوجوان میں کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ وہ خوبصورت پرکشش اور اسمارٹ تھا۔ اس نے نہایت نفیس لباس پہنا ہوا تھا۔ مگر اپنے تجربے کی بنا پر وہ اس کی طرف سے مشکوک تھا۔ نوجوان بے تکلے قدم اٹھاتا ہوا ریسپشن کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔ مورگن کے کان ان لوگوں کی طرف لگے ہوئے تھے۔ یہاں آنے سے کل میرے آدمیوں نے ایک کمرہ بک کروایا تھا۔ پرنس ولیم کے نام پر اور وہ پرنس میں ہی ہوں۔"
استقبالیہ کلرک نے اپنا رجسٹر چیک کیا اور ایک جگہ انگلی رکھتا ہوا بولا۔ "جی ہاں۔ یہ رہا آپ کا نام۔ آپ کے لئے تیسری منزل کا کمرہ 313 بک کیا گیا ہے۔ اگر آپ کہیں گے تو سامان اوپر پہنچا دیا جائے گا۔"
"مجھے اس کمرے کی چابی دے دو۔"
"کلرک نے اسے چابی دے دی تو اس نے پرس نکال کر ٹپ ادا کی پھر پورٹر کے ساتھ اپنا سامان لے کر سیڑھیوں کی طرف چلا گیا۔ وہ خوش باش اور موڈی دکھائی دیتا تھا۔
یہ اس کی پہلی ملاقات تھی۔ اس کے بعد اس نے متعدد بار پرنس ولیم کو بال روم، ریکری ایشن روم اور ریستوران میں کم سن لڑکیوں کے ساتھ رقص کرتے یا شراب کے جام حلق سے اتارتے دیکھا۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ وہ اس کی طرف سے مشکوک ہوتا۔ پرنس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی کہ جسے پر اسرار اور عجیب کہا جاسکے۔ لیکن اس کے باوجود مورگن اس کی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔
ایک ہفتے بعد اس نے ہوٹل کے منیجر مسٹر جون سے کہا۔ "مجھے پرنس ولیم پر شبہ ہے کہ وہ اچھا انسان نہیں ہے۔"
"اس کی وجہ؟ کیا تم نے اس کی شخصیت میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے؟"

BY SALIMSALKHAN

"اس کا رویہ اچھا ہے اور مزاج بھی شستہ لیکن اندر ہی اندر کوئی طاقت ہے جو مجھے بتاتی ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کر کے رہے گا۔"

"جب وہ کوئی غیر قانونی حرکت نہیں کر رہا ہے تو تمہیں کوئی تشویش نہیں ہونا چاہئے۔" منیجر نے سادہ لہجے میں کہا۔ "تمہارا پیشہ ایسا ہے کہ تم ہر ایک کو شک و شبہے کی نظروں سے دیکھو۔"

مورگن اپنے شانے اچکا کر رہ گیا۔

مسٹر جونز کے کمرے سے نکل کر وہ بار روم میں چلا گیا۔ وہاں کا ماحول بہت خوابناک تھا۔ چاروں طرف رنگین ملبوسات متحرک تھے۔ مرد و زن جام سے جام ٹکرا رہے تھے۔ خوشبوئیں ہال میں چکراتی پھر رہی تھیں۔ اور اسٹیج پر سے ساز کی دلکش دھنیں نشر ہو رہی تھیں۔

مورگن ایک مخصوص نشست پر بیٹھ گیا۔ ویٹر اس میز پر کسی اور شخص کو نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ ہوٹل کا سراغرساں ہے اور وہاں اپنی ڈیوٹی دینے آتا ہے۔ مورگن کے سامنے ویٹر نے شراب کا ایک پیمانہ لا کر رکھ دیا۔ وہ چسکیاں لے کر پینے لگا۔ مگر اس کی نگاہ ہال میں بیٹھے لوگوں کا طواف کر رہی تھی۔

دفعتاً ہال کا دروازہ کھلا اور پرنس ولیم اپنے چند شناساؤں کے ساتھ وہاں داخل ہوا اور ٹھیک مورگن کی سامنے والی میز پر آکر بیٹھ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اور وہ خوش و خرم دکھائی دے رہا تھا۔

"اس کے ساتھ دو ادھیڑ عمر مرد اور ایک نو عمر لڑکی تھی۔ مورگن اس لڑکی سے واقف تھا۔ وہ ایک صنعت کار کی بیٹی تھی۔ اس کا نام کیتھرائن تھا پرنس نے سب کے لئے شراب منگوائی۔ وہ پینے لگے

"اچانک معلوم نہیں کیا ہوا کہ پرنس ولیم نے ویٹر کو آواز دی۔ ویٹر اس کی طرف متوجہ ہو ہی رہا تھا کہ اس لڑکی کیتھرائن نے مسکرا کر کہا۔ "ایک منٹ پرنس میں اپنی شرط واپس لے رہی ہوں۔"

"اس سے کچھ نہیں ہوتا ڈیئر۔" پرنس بولا۔ "میں تو پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔" جب ویٹر نزدیک آگیا تو اس نے بلند آواز میں کہا۔ "ہال میں موجود لوگوں کو میری طرف سے ایک ایک جام پیش کیا جائے۔"

"کیا جناب؟" ویٹر نے حیرت سے کہا۔

"سب لوگوں کو ایک ایک جام اور اس کا بل میں ادا کروں گا۔" پرنس نے اپنا جملہ دہرایا۔

ممکن ہے وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو اچنبھا ہوا ہو لیکن مورگن کو کم از کم نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ پرنس کی شاہ خرچیوں سے بخوبی واقف تھا۔ وہ نو عمر لڑکیوں کے ساتھ ہوٹل کے بار روم یا ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر ایسی عامیانہ حرکتیں کرتا رہتا تھا۔

ایسی حرکتیں جن میں اس کے پرس کا منہ کھلا رہتا اور نوٹ نکلتے رہتے تھے۔ یہ باتیں مورگن کو کھٹکتی رہتی تھیں۔ آخر پرنس اپنی دولت اس طرح سے کیوں لٹا رہا ہے؟ اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟"

"مورگن کا حساب و کتاب کہتا تھا کہ اس نے ساری زندگی میں اتنا خرچیلا شخص نہیں دیکھا۔ اس ہوٹل میں صنعت کار اور دولت مند اشخاص آتے تھے۔ لیکن اپنی دولت خود پر لگاتے تھے۔ یا پھر ایسے لوگوں پر جن سے انہیں کوئی کام نکلوانا ہوتا تھا۔ مگر پرنس ولیم پر تو خرچ کرنے کا دورہ پڑا ہوا تھا۔

مورگن کا خیال تھا کہ وہ کوئی لمبا گیم کھیل رہا ہے۔

پرنس اب بھی بات بے بات قہقہے لگا رہا اور لطیفے سنا رہا تھا۔ مورگن کے لئے یہ سب کچھ نا قابل برداشت ہو گیا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ڈائننگ ہال کی طرف چلا گیا۔

نوجوان جوڑے فلور پر متحرک رہے تھے۔ وہاں رنگ و بو کا طوفان آیا ہوا تھا۔ جیسے جیسے شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ ہال بھرتا جا رہا تھا۔ آرکسٹرا، سلونز کس ... کی ایک مسحور کن دھن بجا رہا تھا۔ جو فضا میں بکھرنے کے بجائے دل میں اترتی جا رہی تھی۔ مورگن چند لمحوں کے لئے ہال کے مشرقی گوشے میں کھڑا رہا۔ پھر استقبالیہ کاؤنٹر کی لڑکی جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

کاؤنٹر کے پیچھے ایک نشست خالی تھی۔ مورگن اس پر جا کر بیٹھ گیا۔ "ہیلو جولیا کیا حال ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"حال چال بالکل درست ہیں۔" جولیا نے جواب دیا اور اپنے بال سنوارنے لگی۔ اس اثنا میں پرنس کیتھرائن کے ساتھ آیا۔ پھر اس نے کمرے کی چابی کاؤنٹر پر رکھی اور ہال سے باہر نکل گیا۔

"اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟" مورگن نے سوال کیا۔

"کون پرنس ولیم؟

"ہاں۔"

"مہذب اور تعلیم یافتہ لگتا ہے۔ آداب محفل سے واقف ہے۔ لیکن بہت ہاتھ کھول کر خرچ کرتا ہے۔ اس نے صرف ایک ہفتے میں اتنی ٹپ مجھے دے دی ہے کہ لوگ سارے مہینے میں نہیں دے پاتے۔" وہ بولی۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ وہ واقعی کسی ریاست کا شہزادہ ہے۔ جو بھولے سے اس کنکریٹ کے شہر میں آگیا ہے۔" مورگن نے کہا اور اپنی نشست سے اٹھ گیا۔ وہ اس کے بارے میں کوئی عامیانہ سی بات کہہ کر جولیا کی نظروں میں نہیں گرنا چاہتا تھا۔

-○-○-○-

جب وہ دونوں پارکنگ لاٹ میں پہنچے تو کیتھرائن نے اپنی کار کی چابی پرنس ولیم کی طرف اچھال دی۔ جسے اس نے کیچ کیا پھر ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھولا اور پسنجر سائیڈ کا دروازہ کھولا تو کیتھرائن اس کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ "کہاں چلیں۔؟" ولیم نے سوال کیا۔

"جہاں تمہاری مرضی ہو۔" کیتھرائن نے مسرور کن لہجے میں کہا۔ اور آنکھیں بند کر کے اپنا سر ولیم کے شانے سے ٹکا دیا۔

ولیم نے کار اسٹارٹ کی تو کیتھرائن نے خوابناک لہجے میں کہا۔ "میری تمنا ہے کہ ہمارا یہ سفر کبھی ختم نہ ہو۔"

"یہ خواہش بڑی عجیب ہے۔ معلوم نہیں کل ہم کہاں ہوں گے۔"

"ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو۔" کیتھرائن بولی۔ "تم ایک بڑے آدمی ہو۔ کسی ریاست کے شہزادے۔ جب یہاں سے چلے جاؤ گے تو میرا خیال بھی نہیں آئے گا۔"

"ایسی بات نہیں ہے۔ میں تم سے جدائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔" ولیم نے اس کی طرف مخمور نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "سر دست ہم ساحل کی طرف چل رہے ہیں۔"

-○-○-○-

وہ رات گئے ساحل سے لوٹے۔ کیتھرائن نے ولیم کا سہارا لے رکھا تھا۔ اور اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس نے پرنس ولیم جیسے شخص کا سہارا لے کر اچھا کیا ہے۔ وہ خوبرو ہونے کے ساتھ ساتھ دولت مند بھی ہے۔ اگر اسے اپنی کھوکھلی اور نمائشی زندگی سے نجات پاتا ہے تو اسے یہ بتا دینا ہو گا کہ وہ ایک معمولی سی لڑکی ہے۔ اور کسی صنعت کار سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دائمی تعلقات کی بنیاد استوار کرنے کے لئے اسے جھوٹ اور فریب کے جال سے بہرحال نکلنا پڑے گا۔

وہ اب تک ایک بازاری جنس بنی ہوئی تھی۔ اور اب اس صورت حال سے نجات حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اور اس کے لئے اس نے پرنس ولیم کا انتخاب کیا تھا۔

دو تین ہفتے گزر گئے تو ہوٹل کا عملہ پرنس ولیم سے نہ صرف یہ کہ مانوس ہو گیا بلکہ اس کی طرف سے حاصل ہونے والی عنایت کے سبب بہت خوش بھی تھا۔ اس لئے انہیں ولیم کی طرف سے بھاری ٹپ مل رہی تھی۔ خود مورگن جو اس کی طرف سے مشکوک تھا اس پر بھی پرنس نے عنایت کر ڈالی۔ غالباً وہ پرنس کی نگاہ میں آگیا تھا۔

ولیم ایک شام سیدھا اس کے قریب گیا اور پوچھنے لگا۔ "ہیلو تم مجھے اتنی محبت سے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

"او کچھ نہیں۔ آپ نے اتنا نفیس لباس پہنا ہوا ہے کہ میں آپ کو دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔"

"یہ سوٹ میں نے لندن سے سلوایا تھا۔"

"مجھے اعتراف کرنا چاہئے کہ آپ بہترین چیزیں استعمال کرتے ہیں۔" مورگن نے توصیفی انداز سے کہا۔ "مثال کے طور پر یہ ٹائی پن بہت خوبصورت ہے۔"

"ہاں۔ یہ میں نے پیرس سے خریدا تھا۔ تمہیں پسند ہے؟"

"اچھی چیزیں سب کو اچھی لگتی ہیں۔"

"لو کے۔ میری طرف سے تم یہ ٹائی پن رکھ لو۔"

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ دوسروں کے شوروں کے محتاج نہ بنو بلکہ خود صاحب الرائے اور پختہ ارادہ کرنے والے بنو اور یہ بتلاتے ہوئے کسی کے گھر کا کھانا کھانے سے منع کیا اگر وہ تم کہتے ہو کہ جو ہم سے نیکی کرے گا ہم بھی اس سے نیکی کریں گے اور جو بدی کرے گا ہم بھی اس سے برائی کریں گے تم کو چاہیے کہ خود کو اس کا عادی بناؤ کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم سے بدی کرے تم اس سے بھی بدی نہ کرو بلکہ اس پر بھی احسان کرو۔

سعیدہ نذیر۔ کراچی

پرنس نے کہا اور پھر اپنی ٹائی سے وہ پن نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا جناب۔" مورگن گھبرا گیا۔ ہوٹل کے مہمانوں سے تحائف وصول کرنا وہاں کی روایت میں شامل نہیں تھا۔

"اوہ کوئی بات نہیں۔" پرنس نے اس کا شانہ دبا کر کہا اور پن اس کی جیب میں ڈال دیا۔ "میں کسی دن تمہیں اپنے ٹائی پن دکھاؤں گا۔ اور ان میں سے جتنے تمہیں پسند ہوں گے وہ سب تمہارے ہو جائیں گے۔" اس نے کہا اور پھر آگے چلا گیا۔

مورگن نے منہ بنا کر سوچا کہ اس سے حماقت ہوئی ہے۔ اسے کوئی اور بہانہ بنانا چاہئے تھا۔ اس نے پھر سوچنا شروع کر دیا کہ ولیم کا گیم کیا ہو سکتا ہے اگر کیتھرائن واقعی کسی صنعت کار کی بیٹی ہے تو کیا وہ اس سے شادی کا خواہشمند ہے۔ اس سے شادی کر کے وہ اس کی دولت لوٹنا چاہتا ہے۔ "بہت سے خوبصورت نوجوان اپنی وجاہت کا فائدہ اٹھا کر یہی کرتے ہیں۔

-O-O-O-

فون کی گھنٹی بجی تو کیتھرائن نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف پرنس ولیم تھا۔ اس نے متوحشانہ لہجے میں کہا۔ "ڈیئر۔ باہر ایک ٹیکسی کھڑی ہے۔ میرے پرس میں اتنی رقم نہیں ہے کہ میں کرایہ ادا کر سکوں۔ مہربانی کر کے ڈرائیور کو کرایہ ادا کر دو۔"

کیتھرائن ہکا بکا رہ گئی۔ پرنس ولیم اتنا کنگال ہو سکتا ہے؟ کیا وہ کسی جوئے میں اپنی رقم ہار کر آ گیا ہے؟"

"اس نے ریسپشن کاؤنٹر پر موجود مورگن کو آگاہ کیا تو اس نے ایک ویٹر کے ذریعے کرایہ بھجوا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پھر کیتھرائن کو فون کیا اور صورت حال پر گفتگو کی "مجھے حیرت ہے۔" وہ بولی۔

"میرا خیال ہے کہ اس کے پاس کہیں سے 'میرا مطلب ہے کہ ناجائز ذرائع سے رقم آ گئی تھی۔ جو اس کی بے اعتدالیوں اور اوچھے پن کی وجہ سے ختم ہو گئی اب یہ قلاش ہو گیا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ہوٹل کا کرایہ بھی ادا نہ کر سکے گا۔"

"ایسی صورت حال میں تمہیں منیجر کو ساری باتیں بتا دینا چاہئیں۔" کیتھرائن بولی۔ "جب پانی سر سے گزر جائے گا تو تم کیا کرو گے؟"

"نہیں ابھی منیجر کے پاس جاتا ہوں۔" وہ بولا۔

"منیجر جونز اس وقت مصروف تھا۔ اس لئے مورگن اس سے گفتگو نہیں کر سکا۔ دوسرے روز پرنس کا رویہ پیچیدہ پر اسرار ہو گیا۔ وہ اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔ اور اس نے کھانا' ناشتہ وغیرہ اپنے کمرے میں منگوایا۔ حد یہ ہے کہ وہ چائے پینے بھی ہال تک نہیں آیا۔

ریکری ایشن ہال میں اس کی غیر موجودگی بری طرح سے محسوس کی گئی شام کو اس نے کلرک کو فون کیا اور بل بنانے کو کہا۔ بل بنانے کے دوران مورگن اس کلرک کے پاس پہنچ گیا تھا۔ وہ پرنس کی تمام حرکات و سکنات پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

ایک پورٹر کے ذریعے اپنا سامان اٹھوا کر پرنس تیسری منزل سے نیچے آ گیا۔ اس نے آفس میں جا کر کلرک سے کہا۔ "ایک ایمرجنسی کال آئی ہے۔ اس لئے مجھے فوراً ہی شکاگو جانا پڑ رہا ہے۔"

"کلرک نے اسے بل تھما دیا تو اس نے ایک اچٹتی سی نگاہ بل پر ڈالی اور ملائم لہجے میں کہا۔ "میرے پاس اتنی نقد رقم نہیں ہے۔ اس لئے میں تمہیں چیک دے دیتا ہوں۔"

(یہ اس زمانے کی کہانی ہے جب کریڈٹ کارڈ عام نہیں ہوئے تھے۔)

"معاف کیجئے گا ہم چیک قبول نہیں کرتے۔" کلرک نے کھائی سے کہا۔

"میرا شکاگو جانا بہت اہم ہے۔ لاکھوں کا معاملہ ہے۔ اگر میں نہیں گیا تو مجھ کو نقصان ہو گا۔" پرنس ولیم نے معاملے کی اہمیت جتائی۔

"مجبوری ہے آپ کو رقم نقد ادا کرنا پڑے گی۔" مورگن بیچ میں دخل دے بیٹھا۔

"میں ایک معزز شہری ہوں۔ میرے دیئے ہوئے چیک بینک واپس نہیں کرتے۔ تم اس سلسلے میں مجھ پر اعتماد کر سکتے ہو۔" پرنس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"مجبوری ہے۔" مورگن نے دوبارہ کہا۔ "منیجر صاحب کا یہی حکم ہے کہ مہمانوں سے نقد رقم لی جائے۔" اس کے لہجے میں خشکی تھی۔

"ٹھیک ہے منیجر کو بلاؤ۔ میری فلائٹ لیٹ ہو رہی ہے۔" پرنس نے قدرے غصے سے کہا۔

"جب منیجر آ گیا تو پرنس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن مورگن نے اسے بولنے نہیں دیا اور ساری روداد اسے سنائی۔ منیجر جونز نے معذرت سے کہا۔ "پرنس تمہیں دو روز کے لئے یہاں رکنا پڑے گا۔ اس لئے کہ آج جمعہ ہے اور آئندہ دو روز کے لئے بینک بند رہے گا۔"

"تمہیں میری بے عزتی کا کوئی حق نہیں ہے۔" پرنس غرایا۔ میں ایک معزز شخص ہوں اور اسی لئے میں نے ہوٹل اسٹار کا انتخاب کیا تھا۔"

"سوری میں مجبور ہوں۔"

"میں بھی مجبور ہوں۔ میرا لاکھوں کا نقصان ہو جائے گا۔" پرنس نے آنکھیں نکال کر کہا۔

"ہم تمہیں باہر نہیں جانے دیں گے۔ پہلے یہ چیک بینک سے کیش کرایا جائے گا۔ اور رقم ہمارے اکاؤنٹ میں جمع ہو گی۔ اس کے بعد ہی تم یہاں سے جا سکو گے۔" منیجر کے لہجے میں سختی تھی۔ ادھر مورگن اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ جعلی چیک نہیں ہے۔" پرنس نے کہا۔ "تم اسے بہ آسانی کیش کرا سکتے ہو۔"

مورگن نے اس کی طرف قہر آلود نگاہوں سے دیکھا۔ اسے مکمل یقین تھا کہ چیک جعلی ہے۔ اور پرنس اسے تھما کر وہاں سے نکلنا چاہتا ہے۔ اس نے لاؤنج کے دروازے کی طرف بڑھنا چاہا۔ لیکن اس کی راہ روک لی گئی۔

"اگر تم مجھے یہاں سے نہیں جانے دو گے تو میں تم پر عزت ہتک کا دعویٰ کر دوں گا۔" پرنس نے اسے دھمکی دی۔ اس اثنا میں اس کی آواز سن کر بہت سے لوگ جمع ہو چکے تھے۔ جن میں سے کچھ اس کی طرفداری کرنے لگے اور کچھ اس کی مخالفت۔

"منیجر نے معاملہ بڑھتے دیکھ کر پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ پولیس آئی اور پرنس کو اسٹیشن لے گئی۔ پرنس نے اپنے وکیل کو طلب کر لیا تاہم اسے دو روز تک پولیس کسٹڈی میں رہنا پڑا۔

"پیر کے روز جب منیجر نے اس کا چیک اپنی دراز سے نکال کر بینک بھیجا تو اسے یقین تھا کہ وہ چیک کیش نہیں ہو سکے گا۔ پندرہ منٹ بعد اس کے آدمی نے بینک سے فون کر کے بتایا کہ پرنس کا دیا ہوا چیک کیش ہو گیا ہے۔ اس اطلاع پر خوش ہونے کے بجائے منیجر کو رنج ہوا اور اسے اپنے دل کی دھڑکنیں رکتی معلوم ہوئیں۔

آدھے گھنٹے بعد پرنس ولیم نے فون کر کے اپنے وکیل کو طلب کر لیا۔ اس کا مطالبہ تھا کہ اسے ایک لاکھ ڈالر بطور ہرجانہ ادا کر دیئے جائیں۔ ورنہ وہ پریس کانفرنس کر کے ہوٹل اسٹار کو بدنام کر دے گا۔

منیجر نے ناچار مالکان کو اطلاع کر دی اور وہ بھاگے چلے آئے۔ وہ ہوٹل چار افراد کی ملکیت تھا۔ ان میں سے ایک نے روہانسے لہجے میں کہا۔ "ایک لاکھ ڈالر ادا کرنے کے بعد تو ہم دیوالیہ ہو جائیں گے۔ اسٹار ہوٹل پہلے ہی نقصان میں جا رہا ہے۔"

"یہ بات تمہارے منیجر کو سوچنا چاہئے تھی۔" پرنس نے کہا۔ "دو روز پہلے اس نے میری عزت اتارنے میں کوئی کسر نہیں رکھ چھوڑی تھی۔" پرنس نے جھنجلا کر کہا اور اپنے وکیل کو لے کر کمرے کی طرف چلا گیا تاکہ عدالت میں عزت ہتک کا دعویٰ دائر کیا جا سکے۔

تھوڑی دیر بعد دوسرا مالک آیا اور اس نے وکیل کو بلا کر کہا۔ "کیا مصالحت کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی ہے؟"

"نکل سکتی ہے۔ اگر تم میرے موکل کو عدالت سے باہر پچاس ہزار ڈالر ادا کر دو گے تو ہم ساری بات بھول جائیں گے۔ اور پریس کانفرنس ملتوی کر دی جائے گی۔"

"مگر پچاس ہزار ڈالر تو بہت ہوتے ہیں۔" اس نے مضمحل آواز میں کہا۔

"دوسری صورت میں ہوٹل کی ساکھ خراب ہو جائے گی۔" وکیل نے اسے دھمکی دی۔

-O-O-O-

ایک گھنٹے بعد پرنس ولیم جو کسی بھی ریاست کا شہزادہ نہیں تھا۔ جب ہوٹل اسٹار سے نکلا تو اس کے بریف کیس میں پچاس ہزار ڈالر تھے۔ ہوٹل کا بل بارہ ہزار ڈالر کا تھا۔ وکیل کو اس نے پانچ ہزار دیئے اور باقی رقم بغیر ٹیکس ادا کئے اس کی تھی۔

وہاں سے وہ پڑوسی اسٹیٹ ایلے نوائس گیا اور اس نے پہلے کی طرح ایک کمرہ بک کرایا اور وہ وہاں ہندوستانی شہزادوں کی طرح ٹھاٹ سے رہنے لگا۔ اب اسے کسی مناسب جمعہ کی رات کا انتظار تھا۔

-O-O-O-

BY SALIMSALKHAN